جاپان میں اسلام

ظہیر بابر قریشی

[جاپان کے ساتھ مسلمانوں کا تعلق کافی پرانا ھے - تیسری صدی ھجری سے عربی زبان کے جغرافیائی ادب میں اس کا ذکر ملتا ھے - یہ وہ زمانہ تھا جب کہ جاپان کے جوار میں سیلا (Silla) کی طاقتور حکومت قائم تھی، جس کا مرکز کوریا تھا - چنانچہ عربی کی کتابوں میں جزائرالسیلا کے نام سے ان جزائر کا ذکر آتا ھے - ان مستند عربی مصادر سے یہ بھی معلوم ھوتا ھے کہ حجاج بن یوسف کے زمانے کے شدائد اور عباسی و اموی کشمکش کے ستائے ھوئے بہت سے مسلمان ان جزائر میں جابسے تھے - لیکن بعد کے دور میں ان پناہ گزینوں کا نام و نشان بھی باقی نہ رھا -

نویں صدی ھجری میں پھر یکایک ان جزائر کا ذکر عربی کی علم البحر کی گراں قدر تصنیفات میں ملتا ھے - مگر اب ایسا نظر آتا ھے کہ مسلمان ملاحوں اور تاجروں کی آمد و رفت جاپان کے لیوکو (Ryukyu) جزائر تک مخصوص تھی - یہ اس زمانے میں بحری تجارت اور فولاد اور بالخصوص تلواروں کی صنعت کا ایک بڑا مرکز تھے -

بعض مستشرقین نے جزائر واقواق کا (جن کے رومانوی ذکر سے عربی کا جغرافیائی ادب بھرا پڑا ھے) تعین موجودہ جزائر جاپان میں کیا ھے - لیکن یہ غلط ھے -

مشرق بعید کے ساتھ مسلمانوں کے قدیم تعلقات کی تاریخ جہاں ھمارے اسلاف کی حوصلہ مندیوں کا روشن باب ھے، وھاں اس تاریخ کا اب تک

تاریکی میں رہنا ہماری اپنی علمی کم حوصلگی کی دلیل بھی ہے۔ بہر حال ، مقام مسرت ہے کہ اب اس کی تلافی کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ہمارے رفیق عزیز جناب ظہیر بابر قریشی نے جاپان کے ساتھ اسلام کے موجودہ تعلقات پر یہ مفید مضمون سپرد قلم کیا ہے ' جو ان کے ذاتی مشاہدے پر مبنی ہے - (مدیر)]

یونانی اور ہندو صنمیات کی طرح جاپان میں بھی دیوتاؤں کی تعداد لامحدود ہے - صرف شنٹو مذہب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کے ہاں آٹھ لاکھ کے قریب دیوی دیوتا ہیں - انھی دیوی دیوتاؤں کی داستانوں کے تانے بانے سے شنٹو مذہب کا جامہ تیار ہوا ہے - جاپان میں جہاں بھی جائیے شنٹو مذہب کی عبادت گاہیں نظر آتی ہیں - البتہ جاپانی ان عبادت گاہوں کو اتنی مذہبی اہمیت نہیں دیتے ' جتنی دوسرے مذہب والے اپنے معبدوں کو دیتے ہیں .

جاپان میں عبادت گاہوں کے صحن اور باغیچے صدیوں سے عوام کے اجتماع اور تفریح کے مرکز رہے ہیں . مذہبی تقریبات پر جو رسوم ادا کی جاتی ہیں نو وارد کو وہ تہوار اور میلے جیسی نظر آتی ہیں - یہ تقریبات اتنی رنگینی ' زندہ دلی اور حسن منظر لئیے ہوتی ہیں کہ دیکھنے والا صرف یہی تاثر لیتا ہے کہ شاید مذہب کا مذاق اڑایا جا رہا ہے - لیکن یہ صرف پہلا تاثر ہوتا ہے - جاپان میں کافی عرصہ قیام کے بعد ' جب جاپانی عادات اور رسوم و رواج سے کافی واقفیت ہو جاتی ہے تب جا کر یہ احساس ہوتا ہے کہ جاپانیوں کی ساری زندگی میں مذہبیت کچھ اس طرح رچی بسی ہوئی ہے کہ مذہب اور خوش طبعی میں امتیاز ناممکن ہے -

اس رجحان کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ شنٹو مذہب ' بدھ مت اور اسی طرح کے دوسرے رسمی مذاہب لوگوں کے ذہنوں میں اس طرح جاگزیں ہو چکے ہیں کہ وہ خود جاپانی طرز زندگی کا ایک جز ولاینفک بن گئے ہیں -

آئیے اب اس پس منظر میں ہم باہر سے تازہ وارد جدید مذاہب کی حیثیت کا مطالعہ کریں -

شنٹو مذہب اور بدھ مت کے بعد سب سے زیادہ سرگرم مذہب عیسائیت ہے - پہلے پہل عیسائیت کی تبلیغ کو بڑے شد و مد سے روکا گیا - آخر ۱۸۶۸ع میں پہلی مرتبہ عیسائیت کو علانیہ تبلیغ اور عمل کی اجازت ملی - گزشتہ صدی سے جاپان میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے یورپ اور امریکہ کے تقریباً ہر ملک سے مختلف کلیساؤں کے تبلیغی وفود اور پادری یہاں پہنچتے رہے ہیں - ان کے وسیع ذرائع ' لا محدود دولت اور منظم جدوجہد اور ان کی حکومتوں کی مکمل حمایت کے باوجود ' عیسائیت جاپان میں زیادہ قبول عام حاصل نہیں کر سکی - عیسائیوں کی تعداد آج تک پانچ لاکھ سے بڑھ نہیں پائی - جاپان میں عیسائیت اختیار کرنے والوں کا تناسب ہر ۱۷۰ جاپانیوں میں ایک کا ہے - ظاہر ہے کہ یورپ اور امریکہ کی ایک صدی کی محنت اور تنظیم کو اس تناسب سے کوئی نسبت نہیں -

عیسائیت کی اس جدوجہد اور ان نتائج کو سامنے رکھیں تو یہ سن کر آپ کو تعجب نہیں ہونا چاہئے کہ جاپانی جزیروں میں اسلام کے نام سے بہت کم لوگ واقف ہیں - مسلمان مبلغوں نے ان جزائر کی طرف بہت کم توجہ دی ہے - چنانچہ جاپانی اس عظیم مذہب کے بارے میں کچھ نہیں جانتے * جاپان کے تمام جزیروں میں مسلمانوں کی تعداد ملا جلا کر بمشکل ایک سو ہوگی -

ان مسلمانوں میں سے اکثر اسلام سے اس وقت روشناس ہوئے جب وسط ایشیا کے ترک ان علاقوں میں پہنچنے اور یہاں رہنے بسنے لگے -

---

* موجودہ صدی کے نصف اول میں جاپانیوں کو اسلامی تہذیب سے اور بر صغیر کے مسلمانوں کو جاپان کی حیرت انگیز ترقی سے روشناس کرانے میں ' سر راس مسعود مرحوم ' جناب عبدالعزیز بیرسٹر مرحوم اور ٹوکیو یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر نورالحسن برلاس مرحوم کی خدمات بھلا دئے جانے کے لائق ہرگز نہیں ہیں - (مدیر)

ترکوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے ، جس کی کوششوں سے جاپان میں اسلام کا نام روشن ہے اور وہی جاپان میں مساجد تعمیر کر رہے ہیں - اس وقت تک جاپان میں صرف دو مساجد ہیں ایک ٹوکیو میں اور دوسری کوبے میں - نگویا میں بھی ایک چھوٹی سی مسجد تھی ' لیکن گذشتہ بمباری میں یہ تباہ ہوگئی اور اس کی دوبارہ تعمیر کی کوشش نہیں ہوئی -

ٹوکیو کی مسجد کے متولی اپنی وسعت نظر اور دریا دلی کی وجہ سے مشہور ہیں - اپنے محدود ذرائع کے باوجود ' وہ ضرورت مند مسلمانوں کی امداد کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں ، وہ کبھی یہ نہیں دیکھتے کہ اس مسلمان کا تعلق کس ملک سے ہے - ٹوکیو میں انھوں نے ایک ترکی مدرسہ بھی جاری کیا ہے - اور اس میں ملک ، مذہب ، نسل یا طبقاتی کوئی امتیاز نہیں برتا جاتا -

ٹوکیو کے مسلمان جب جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لئے مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو اسلام کی عالمگیر اخوت کا منظر سامنے آتا ہے - ترکی ' پاکستانی ، انڈونیشی ، ہندوستانی ، عراقی ' شامی ، چینی ، امریکی ' ایرانی اور جاپانی مسلمان دوش بدوش خدائے واحد کے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں تو ایک عجیب تاثر پیدا ہوتا ہے -

قرآن کریم کا جاپانی زبان میں تین مرتبہ ترجمہ ہو چکا ہے - سب سے پہلا ترجمہ آج سے ۴۵ برس پہلے جناب ساکا موتو مرحوم نے کیا تھا - دوسرا ترجمہ جناب آری گا اور تاکا ھاشی دونوں کی کوششوں سے مکمل ہوا - تیسرا ترجمہ جناب شومی اوکا وا نے کیا - ان دنوں ان پر جنگی مجرم کی حیثیت سے مقدمہ چل رہا تھا - یہاں یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - کہ جناب اوکاوا وہ شخص ہیں جنھوں نے اس مقدمے کے دوران جنرل ھدیکی توجو کے منہ پر تھپڑ مار کر سنسنی پیدا کردی تھی -

جناب اوکاوا نے قرآن کا عربی سے براہ راست ترجمہ کیا تھا - پہلا ترجمہ انگریزی سے کیا گیا تھا اور دوسرا جرمن سے - ان تراجم کے علاوہ اسلام کے متعلق جاپانی زبان میں کوئی کتاب نہیں ملتی -

جاپان میں کوئی سرکاری تبلیغی تنظیم نہیں ہے۔ البتہ ایک جماعت "بین الاقوامی مسلم انجمن" ہے۔ کچھ عرصہ ہوا یہ لوگ ایک ماہنامہ "سبز پرچم" (Green Flag) نکالتے تھے۔ لیکن ذرائع کی کمیابی کی وجہ سے جلد ہی بند ہو گیا۔

میرے خیال میں جاپان میں اسلامی اقدار کی تبلیغ کی بے حد ضرورت ہے۔ اور اس کی کافی حد تک گنجائش موجود ہے۔ جاپانی کردار کی فعالیت، اور وسیع القلبی ایسی خصوصیات ہیں جو اسلامی اقدار کو گرمجوشی سے خوش آمدید کہیں گی۔ پھر ان میں مشرق وسطی کے لوگوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ روابط کی روز افزوں خواہش، اس تبدیلی کا ایک اہم محرک ثابت ہو سکتی ہے۔ اسلامی مبلغین کے لئے جاپانی سر زمین چشم براہ ہے۔ وہ دن کتنا عظیم ہوگا جب نیپون Nippon کی ہواؤں میں اسلام کا پرچم سرسرائے گا اور جاپان کی گرمیٔ حیات سے آشنا، تیز رو فضا اذان کی آواز سے گونج اٹھے گی۔

الحق يعلو ولا يعلى عليه